

[?&?&? ?](#)
[?&? ?](#)
[?&??](#)
[?&??](#)
[?&?? ? ? ? ? ?&?&?&? ?&](#)
[?&??](#)
[more...](#)

منگل 31 جنوری 2012ء

روزنامہ امت کراچی

میر محمد بلوچ

عثمان آباد میں وہ مقام جہاں سنی تحریک کے کارکنوں پر فائرنگ کی گئی



گارڈن کے علاقے عثمان آباد میں کشیدگی کے باعث پولیس کی بکتر بند گاڑی کھڑی ہے

## متحدہ اوسنی تحریک میں خونریز تصادم بھٹے پر شروع ہوا

سنی تحریک کے مرکزی رہنما شاہد غوری

سنی تحریک گارڈن کے علاقے سے جشن میلاد کے نام پر رقم اکٹھی کر رہی تھی۔ قیادت کے حکم پر متحدہ کارکن بھی چراغاں کیلئے بھٹے لینے پہنچ گئے۔ تلخ کلامی کے بعد نوبت مسلح حملوں تک پہنچ گئی۔ دونوں گروپ مورچہ زن ہیں۔ تین دن میں 4 افراد ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔ متحدہ ہمارے نشتر پارک کے پروگرام کو ناکام کرنا چاہتی تھی۔ شاہد غوری گارڈن میں متحدہ قومی مومنٹ اور سنی تحریک کے درمیان خونریز تصادم علاقے سے بھٹے وصولی پر شروع ہوا۔ مسلح تصادم میں اب تک 4 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ گارڈن میں سنی تحریک کے کارکن 12 ربیع الاول کے نام پر دکانوں اور مکانات سے بھٹے وصول کر رہے تھے۔ اس دوران متحدہ کی لندن قیادت کی جانب سے تمام سیکٹروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ بھی جشن عید میلاد النبی کے سلسلے میں سجاوٹ اور چراغاں کریں۔ جس پر متحدہ قومی مومنٹ کے کارکنوں کی جانب سے بھی کمیٹیوں اور دکانداروں سے بھٹے طلب کیا جانے لگا۔ علاقے سے بھٹے وصولی کے دوران سنی تحریک اور متحدہ کے دہشت گردوں کے درمیان تلخ کلامی ہوئی اور پھر یہ تلخی خونریز تصادم میں تبدیل ہو گئی۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ متحدہ قومی مومنٹ اور سنی تحریک کے دہشت گردوں نے مورچے بنائے ہیں اور علاقے سے ایک دوسرے کے کارکنوں کو اغوا کر کے ان پر بے پناہ تشدد کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے گزشتہ روز متحدہ لیاری سیکٹر کے یونٹ 31 سے سنی تحریک کے ایک مغوی کارکن کو بازو باندھ کر لیا ہے، جس پر بہیمانہ تشدد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سنی تحریک کی جانب سے اپنے ایک کارکن کے اغوا اور دو کارکنوں کے قتل کا مقدمہ متحدہ قومی مومنٹ کے 3 دہشت گردوں کے خلاف درج کرایا گیا ہے۔ مقدمے میں نامزد متحدہ کے دہشت گرد کھلے عام گھوم رہے ہیں۔ جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ خاص طور پر گارڈن میں بی بی فیئٹری والا علاقہ میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ متحدہ کے دہشت گرد اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں آنے والوں کی جامہ تلاشی لے رہے ہیں۔ علاقے میں قیام امن کیلئے پولیس کی جانب سے متحدہ اور سنی تحریک کے ذمہ داروں سے رابطے کئے گئے تھے لیکن دونوں جماعتوں کی قیادت کی جانب سے سردمہری کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے جس کے باعث صورت حال مزید کشیدہ ہو گئی ہے۔ گارڈن میں متحدہ اور سنی تحریک کے درمیان جاری خونریز تصادم کے بعد کھارادر، لیاری، نیو کراچی اور کورنگی میں بھی متحدہ اور سنی تحریک کے درمیان کشیدگی پائی جا رہی ہے۔

گارڈن کے علاقے عثمان آباد میں سنی تحریک کے کارکنوں نے یکم ربیع الاول سے ہی بھٹے وصولی شروع کر دی تھی۔ تاجروں، دکانداروں اور کمیٹیوں سے 29 جنوری کو نشتر پارک میں ہونے والی جانثاران مصطفیٰ اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں چراغاں، سجاوٹ، جھنڈے اور تیز رنگانے کے لئے گھروں سے 100 روپے اور دکانوں سے 200 روپے سے زائد بھٹے وصول کیا جا رہا تھا۔ دوسری جانب متحدہ کی لندن قیادت نے اپنے سیکٹروں کو ہدایت جاری کی کہ 12 ربیع الاول کے سلسلے میں ہر سیکٹر اور یونٹ چراغاں اور سجاوٹ کا اہتمام کرے، خصوصی طور پر الطاف حسین کی جانب سے جشن عید میلاد النبی کے حوالے سے مبارکباد پر مبنی تیز رنگائے جائیں۔ یہ ہدایت ملتے ہی متحدہ کے کارکن متحرک ہو گئے اور چراغاں و سجاوٹ کے نام پر بھٹے وصولی شروع کر دی گئی۔ اس دوران گارڈن، بھیم پورہ، گھاس منڈی، عثمان آباد، رامسوامی اور چھوڑ لائن میں بھی متحدہ کے دہشت گردوں نے بھٹے وصول کرنا شروع کر دیا۔ بی دکان 200 سے 500 روپے طلب کئے جانے لگے۔ عثمان آباد کے کچھ دکانداروں نے متحدہ کے دہشت گردوں سے کہا کہ وہ سنی تحریک کو پہلے ہی بھٹہ ادا کر چکے ہیں۔ لیکن متحدہ کے دہشت گردوں نے کہا کہ اگر کاروبار کرنا ہے تو ہمیں بھی ادائیگی کرنی ہوگی۔ دکانداروں نے فوری طور پر سنی تحریک کے علاقائی ذمہ داروں کو آگاہ کر دیا۔ ان کی وہاں آمد پر متحدہ اور سنی تحریک کے دہشت گردوں میں بھٹے وصولی پر تلخ کلامی ہو گئی اور دونوں گروپ ایک دوسرے کو دھمکیاں دیتے ہوئے چلے گئے تھے۔ اس کے بعد سے علاقے میں رات کے وقت شدید فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا اور کشیدگی پھیل گئی۔ اسی دوران جمعہ 27 جنوری کو گارڈن تھانے کے علاقے رامسوامی میں BP فیئٹری کے قریب آئی ٹی سینٹر کے سامنے موٹر سائیکل سوار ہیلٹ لگائے دہشت گردوں نے متحدہ کے کارکنوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی اور موقع سے فرار ہو گئے۔ نامعلوم دہشت گردوں کی فائرنگ سے متحدہ لیاری سیکٹر کے یونٹ 32 کے کارکن 35 سالہ اسلم بھائی عرف اچمن ولد عبد القیوم موقع پر ہلاک اور علی نواز، عظیم اور طاہر

>



میر محمد بلوچ

بدھ یکم فروری 2012ء

روزنامہ امت کراچی



## مُتحد سنی تحریک میں جاری تصادم میں شدت کا خدشہ

نیو کراچی کے پیر بچت بازار میں خونریز واقعے کے بعد شہر کے 9 علاقے شدید کشیدگی کی لپیٹ میں ہیں۔ دونوں پارٹیوں کے دہشت گرد مورچہ بند ہو گئے۔ شدید فائرنگ کی وجہ سے علاقہ مکین گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔

نیو کراچی سیکٹر 5/L میں لگنے والے پیر بچت بازار پر متحدہ اور سنی تحریک کے درمیان اختلافات چل رہے تھے۔ کچھ عرصہ قبل دونوں پارٹیوں کے کارکنان نے شہری حکومت سے پیر بچت بازار میں ٹھیکے مانگے تھے اور متحدہ نیو کراچی کے سابق سیکٹر انچارج علی رضا کی سفارش پر شہری حکومت نے اس کے بھائی کو ٹھیکہ دے دیا تھا جس پر سنی تحریک کو تحفظات تھے اور اسی وجہ سے دونوں جماعتوں کے درمیان کشیدگی پائی جاتی تھی۔ جبکہ متحدہ کے سابق سیکٹر انچارج کے بھائی کو پیر بچت بازار کا ٹھیکہ ملنے پر متحدہ نیو کراچی سیکٹر کی موجودہ کمیٹی کو بھی اعتراض تھا، کیونکہ مذکورہ بازار سے موجودہ سیکٹر کمیٹی کو بھتہ نہیں مل رہا تھا۔ متحدہ کے سابق سیکٹر انچارج کے بھائی کو ٹھیکہ ملنے کے بعد سنی تحریک کا بھتہ بھی بند ہو گیا تھا۔ پیر کی رات نیو کراچی کے پیر بچت بازار میں بھتے کے تنازع پر متحدہ اور سنی تحریک کے مسلح دہشت گردوں کے درمیان تصادم کے بعد شہر کے 9 علاقوں میں شدید کشیدگی پائی جاتی ہے۔ مختلف علاقوں میں سنی تحریک اور متحدہ کے مسلح دہشت گرد مورچہ بند ہیں اور خونریز تصادم کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ”امت“ کو معلوم ہوا کہ نیو کراچی گودھرا کالونی سیکٹر 5/L، 5/E، ناگن چورنگی کے قریب بلال کالونی تھانے کے اطراف کے علاقوں، مدینہ کالونی، نمبو گودھرا اور اماں بی پارک کے قریبی علاقوں میں سنی تحریک کا مضبوط نیٹ ورک ہے، جبکہ یہاں متحدہ کا بھی ووٹ بینک ہے اور دونوں پارٹیوں کے دہشت گرد یہاں بھتہ خوری میں ملوث ہیں۔ مذکورہ علاقوں میں متحدہ اور سنی تحریک کے دہشت گردوں کے علاوہ یہاں لگنے والے ہفتہ وار بچت بازاروں سے بھی بھتہ وصول کرتے ہیں۔ نیو کراچی سیکٹر 5/L میں عالم پرائیڈ کے عقب میں لگنے والے پیر بچت بازار میں چار ماہ قبل تک ٹھیکے داروں اور پتھارے داروں سے سنی تحریک اور متحدہ بھتہ وصول کرتی تھی اور اکثر دونوں پارٹیوں میں بھتے کے تنازع پر جھگڑا ہوتا تھا۔ 3 ماہ قبل متحدہ کا آصف نامی کارکن اسی بچت بازار میں بھتہ خوری کے دوران جھگڑے میں فائرنگ سے ہلاک ہوا تھا۔ اسی دوران جب شہری حکومت نے ایک بار پیر بچت بازار ٹھیکے پر دینا شروع کیے تو سنی تحریک اور متحدہ نے ٹھیکہ لینے کے لیے درخواستیں جمع کرا دیں۔ اس موقع پر متحدہ نیو کراچی سیکٹر کے سابق سیکٹر انچارج علی رضا نے بھی مذکورہ بچت بازار کا ٹھیکہ حاصل کرنے کی کوشش کی اور رابطہ کمیٹی اور دیگر متحدہ رہنماؤں کی کوششوں سے اپنے بھائی سلیم رضا کو پیر بچت بازار کا ٹھیکہ دلانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد مذکورہ بچت بازار سے متحدہ اور سنی تحریک کو بھتہ ملنا بند ہو گیا تھا اور اس وجہ سے جھگڑے بھی ہونے لگے۔ مذکورہ بچت بازار میں فائرنگ اور پٹانے پھوڑ کر خریداروں میں خوف و ہراس پیدا کیا جاتا تھا تا کہ وہ اس بازار کا رخ نہ کریں اور متعدد افراد یہاں ٹھیلے و پتھارے لگانے سے ڈرتے تھے۔ ”امت“ کو ذرائع نے بتایا کہ چند ماہ قبل تک اس بچت بازار سے سنی تحریک کو 20 سے 25 ہزار روپے ہفتہ وار بھتہ ملتا تھا جو بند ہو چکا تھا جبکہ یہ اطلاعات بھی ہیں کہ سابق سیکٹر انچارج علی رضا کے بھائی کو بازار کا ٹھیکہ ملنے پر متحدہ نیو کراچی کی موجودہ سیکٹر کمیٹی کو بھی اعتراض تھا جس کا بھتہ بند ہو گیا تھا۔ پیر کی شب جب یہ بچت بازار بند ہو رہا تھا، اس دوران ایک جیب (نمبر 0470-BD) بازار کے داخلی راستے پر موجود تھی۔ اس موقع پر ایک موٹر سائیکل پر دو مسلح نوجوان آئے اور آتے ہی جیب میں موجود افراد پر اندھا دھند فائرنگ کر دی اور فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجے میں بازار میں بھگدڑ مچ گئی جبکہ جیب میں سوار تینوں افراد نے اسپتال میں دم توڑ دیا تھا۔ مقتولین میں سے نظام الدین کا تعلق متحدہ اور گنی سیکٹر اور عرفان اور عدنان کا تعلق متحدہ فیڈرل بی ایریا سیکٹر کے پونٹ نمبر 142 سے تھا۔ تینوں مقتولین بچت بازار کی انتظامیہ میں شامل تھے۔ وقوعہ کے بعد پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے اسے سنی تحریک اور متحدہ کے درمیان بھتہ خوری پر جاری تنازعے کا نتیجہ قرار دیا جبکہ متحدہ کارکنوں کے درمیان جھگڑے کے حوالے سے بھی تحقیقات شروع کر دی ہیں تاکہ اصل حقائق معلوم ہو سکیں۔ ”امت“ کو بلال کالونی تھانے کے انچارج ایلاس شاہ

>

|

Create a [free website](#) with

|